ماشاء الله لا قوة الا بالله
الحمد لله والصلوة على رسوله که رساله هدایت انتساب فایده بخش خاص وعام مسمی به
هدایت المؤمنین ۱۳۰۲
سوالات عشره
که کسی از جناب فضیلت مآب مولانا حضرت شاه عبدالعزیز صاحب استفتا کرد
در مطبع صدیقی واقع لاهور مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر خدا جس نے بنایا ہمین — راہ پیمبر پہ چلایا ہمین

غم مین ہمین صبر کی تعلیم کی — راہ بتائی ہمین تسلیم کی

بھیج دیا ہم کو قران و حدیث — اوسپہ عمل جو نکری ہو خبیث

اوسکے نبی پر درود و سلام — جسپہ ہوا ختم نبوت کا کام

دین مین سنت کو کسو نے کیا — جیسے کہ کھوٹا و کھرا ہو جدا

راضی ہے اور لا و سی اوسکے خدا — جو رہے راضی اور کیا سر فدا

صبر مین ایسے تھے وہ ثابت قدم — جان کے جانے سے بھی ارقم

شرع کے جو حکم کا تابع نہ تھا — سر دیا او سکا نہ کھٹا گیا

جب تین یا رب تو حسن کو چلا — راہ حسینؓ ابن علیؓ پر تو چلا

دشمن حسینؓ کا کر رو سیاہ — شرع رہون اونکی جو ہین خیر خواہ

دوست وہی انکا حقیقت مین ہے — شرع محمدؐ کی جو تابع رہے

| | |
|---|---|
| وای یا یو جہین ہین یہ جاہل تمام | با لنس اور ابرک ہین ہی حب امام |
| حیف نہ سمجہی یہ حماقت نشان | کرنے مین بدعت کی محبت کہان |
| جسنے کہ کچھ دین مین ایجاد کے | روح یزید اوسے گویا شاد کے |
| جو کہ ہین اصحاب رسول خدا | دین سعی اونکی سی شائع ہوا |
| ہو جیو اون سب پہ ہمارا سلام | نثر مین اب کرتا ہون اگے کلام |

قبل شروع مطلب کتاب کے یو چہنا مقدمہ کا ضرور ہے تا حقیقت حال بخوبی دلنشین ہو اُسکو سنا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلی خلقت شرک اور گمراہی مین گرفتار تھی اور جاہل لوگ اپنے باپ دادی کی بُری راہ پر اڑ رہی تھے حضرت نے تقریر زبانی اور تلوار کے زور سے اون کو مسلمان کیا اور دین حق کو سمجہایا اور رسومات جاہلیت کو اوٹھایا بعد انتقال حضرت کے خلیفون نے بھی خوب دین کو قائم فرمایا جب خلافت کا زمانہ آخر ہوا اور حکومت بنی امیہ کی تھی آئی تو عجب طرحکا فساد اسلام مین برپا ہوا کہ اہل بیت پیغمبر کے قتل تک کہ ائمہ بدعت تھی نوبت پہنچی اوسوقت مین بادشاہ اور جو لوگ قدیم رسومات جاہلیت اور کفر کی محبت رکھتی تھے فرصت کو غنیمت جانکر کہل کہیلی اور اسلام مین رسومات جاہلیت اور بدعتین نکالنی شروع کین چند مدت مین وے بدعتین اور رسمین ایک عالم مین پھیل گئین اور پچہلون نے اگلون کی سُنت سمجہکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنی اوپر فرض اور واجب جانا اس مین جو علما دیندار ہوتے گئی انکو جہانتک مقدور اور میسر ہوا دفع رسوم اور عقائد باطلہ کا کرتی رہی تسپر بھی ہزارون رسمین اور عقیدی کفر اور جہالت کی جہان مین قائم ہوئی اور یہہ سبب ضعف اسلام

۳٠

اور بنانا کربلاؤن کا اور تعزیون کا اور شدون کا کھڑا کرنا درست نہین ہے اس واسطے کہ تعزیہ عربی ہے ایک لفظ ہے اوس کے معنی یہ ہین کہ جتنے لذتین دنیا کے ہین اون کو ترک کرے اور جو زینتین ہین دنیا کے اون سب کو چھوڑے اور صورت غم و الم کا

اور موقوف ہوئی جہاد اور مصاحبت کفار کی ہر ملک مین ہر قسم نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا سو تراش لیا اور اسلام و کفر کھچڑی ہوگیا خصوصاً ہندوستان مین یہانتک نوبت پہنچی کہ اوپر کلمہ بھی کہتے ہین اور ہر بت بھی پوجتے ہین اور جو ان مین نیم جاہل قابل تھے تو انہون نے جب بعینہ رسوم کفر ہنود کی کرنا مناسب اور مطلق چھوڑنا بھی رضاے نفس کے خلاف پایا تو اسواسطے ویسی رسمین اپنی گھر صورت اور نام بدلکر مقرر کرلین مثلاً ہندو بیاہ مین باندھتے ہین یہہ لوگ سہرا اور مقنعہ باندھنے لگے اور جو وے اپنے مردونکی دن گنتے ہین یہہ بھی تیجا اور دسوان اور چالیسوان اور برسی مثل فرض اور واجب کے کرنے لگے اور جو وے ہنود بت اور شیہہ بناکر پوری کچوری پانی وغیرہ چڑھاتے ہین یہہ بھی اپنی قبرون پر گنبد بناکر ملیدا اور ریوڑے اور گنا اور چادر وغیرہ چڑھانے لگے اور جو اونکے مٹھون مین مہنت اور گسائین اور اتیت رہتے ہین انکی یہان گنبدون مین خادم اور مجاور اور پیرزادے مقرر ہوئے اور جو وے گنگا جی کی جے اور بم مہادیو بولتے ہین یہہ بھی فتح یا حسین اور دم مدار کہنے لگے اور جیسے وے ہر ہر کہتے ہین یہہ بھی علی علی چلانے لگے اور اگر اونکے یہان گیا اور متھرا اور کاشی کو جاتے ہین یہان بھی مکن پور اور سہرائچ اور اجمیر کو طیار ہوگئے اور جو وے وہان پرشاد لاتے ہین تو یہہ بھی دیگ اور صندل اور برسونے لگے اور جو وے جگناتھ کا بھات دور دور لیجاتے ہین یہہ بھی مکن پور کی دیگ کی چاول منزلون پہنچانے لگے اور جو وے مہادیو اور ہر دیو کی جھنڈیان بناتے ہین یہان بھی مدار سالار کی نام کی چھڑیان اور نیزے چڑھانے لگے اور جو اونکی یہان ہر دیو وغیرہ کی چبوترے ہین یہان بھی امام کے سیکڑون چبوترے بنگئے اور جو اونکو سال بھر پیچھے وہر کا ندو دہوم دہام سے نکالنا ضرور ہے تو یہان بھی برسوین دن تعزیے دار

اگر اور کوئی ناتے دار دون مین سے مر جاوے تو تین دن اور رات سوگ رکھے تو جائز ہے بعد تین دن اور تین رات کے اوسکو بھی ہرگز درست نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے

سوا اپنے خاوند کے ایا ہے اور رکھنا اور دس دن سوگ کے بعد چار مہینے خاوند کے مرنے کے عورت کو اپنے ثابت نہین ہوا ہے کہین شرع مین طور تو مردون کی پیٹہ مین سوپہہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا متفق علیہ

یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین حلال ہے عورت کو جو ایمان رکھتی ہے اللہ پر اور دن پچہلے پر

تحت جہکا جہک بنانا لقارتی تاشون سے نکالنا واجب اور فرض ہوگیا اور جو دسے لنکا بنانی ہین
یہہ بہی یہی یہان کربلا بنانی لگی اور جو انکا تہا کہ دو دارہ ہیے تو ان کا بہی امام باڑا ہے علی القیاس اور
ہزارون رسمین کفار کی مقابلہ مین ان لوگون نے بہی مقرر کرلین اور خوش ہو گئے کہ ہم بہی ایسی رکہتے ہین اور ایکبار گی
سب رسمین جہان ہین نہین نکلین مگر جو آتا گیا وہ نئی ایک ایچ نکالتا گیا اور دوسری لیتا رہا اور سبب اسکا
یہہ ہے کہ مسلمانو مین جتنے کام ہین خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے کفار کے طریقہ اور
شباہت سے نہایت بعید ہین اور عبادت خدا مین کفار کی طرح صورت اور شکل اور شکر اور رحم
لذات دنیا کا نام و نشان نہین اور خدا نماز روزہ مین نظر نہین آتا بخلاف کفار کی کہ ہر وقت اپنے معبود کی صورت
سامنے منت اور پوجا کرتے ہین مسلمان جاہلون نے بہی ایسا انکو دیکہا اور پسند کر نفس اور شیطانی شہوت سے
ویسی باتین اپنی یہان بہی ہر دفعہ خلاف شرع کے مقرر کین سچ ہے وہم ہے یہہ قاعدہ شیطان کا ہے کہ جب کسی قوم کو دیکہتا
کہ بعینہ رسوم کفر اور جہالت کو اللہ و رسول کی شرع کی وحشت سے نکرینگے تو صورت بدلکر اسی کام کو اور رنگ
مین اونسے کروا تا ہی تا اصل مطلب اسکا فوت نہو الغرض جب مسلمانو نکو اس بلا مین گرفتار دیکہا تو بندہ
خیرخواہ حسن قنوجی نے کہ اللہ اسکو حسن اور حسین کے طریقہ اور محبت مین رکہے چاہا کہ اپنے ملنے
والون کو اور جسکو خدا توفیق دے برائی ان رسمونکی سمجہا دیوے مگر دیکہا تو اون کا عجب حال ہے
کہ بے خون نکالے انکی مزاج کا فساد کا پورا ہونا ممکن سے نہین لیکن بعضے لوگ کہ دو
چار مرتبے کے نصیحت سے اونکا اچہا ہونا معلوم ہوا تو اون لوگون کو سمجہانا شروع کیا
پہر جب دیکہا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہین ہوتا اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہین رہتی
تو اسلئے اسوقت مین کہ سن بارہ سو پینتالیس ہجری ہے ۱۲۴۵ یہہ رسالہ ہندی زبان مین لکہا کہ تا ہر کوئی اپنی بولی مین

بیٹھنا اور بنیا کپڑا
پہننا یہہ صاف
بدعت ہے اور ایسا
ہی کربلاؤن کا بنانا اور
تعزیون کا رکہنا اور شہیدون
کو ہر ایک برا بہی بدعت
ہیے اون کو ترک کیا جائے
جس نے گواہی دے
اللہ کی وحدانیت
کی اور اقرار کی رسالت
کا اور دن قیامت کا اور
یقین لایا پہر کیونکر
کہ یہ بندے
اللہ کے اور معصوم
ہین اور اسکو
مولی رکہتے ہین

سمجھکر بے تکلف پوچھے اور سو جھہ پکڑی پھر دریافت کیا تو سب رسمون مین دو رسمون کا

چھوڑنا لوگون پر بہت مشکل ہے اور شاق ایک تو منت پوچھا اور لیاؤن وغیرہ کی دوسرے

تعزیے کا بنانا کیونکہ چھاتی پہ اگر پہاڑ ہو وہی تو ٹل سکے ؛ مشکل ہے جیمین بیٹھی ہو جیسے

نکل سکے ؛ او رمنت پوچھا کی بیان مین رسالہ نصیحت المسلمین لکھا پایا اسواسطے اس رسالہ مین فقط

برائی تعزیے کی صاف صاف بیان کی ہی اور مقدمات علمی جو مشکل تھے اس مین مذکور نہین کیے

کیونکہ سمجہانا عوام کا منظور ہے اور حکم ہے کہ بات کرو ہر آدمی سے اوس کی عقل کے

موافق اور یہی سبب ہی کہ ہر نبی پر کتاب اوسکی قوم کی زبان مین اوتری پس مناسب ہی اسکو حقیر نہ

سمجہین اور اسکی مطلب کو سوچین پوچھین اور نام اس رسالہ کا ہداایت المومنین رکھا اور سب

مطلب اسکی ایک مقدمہ اور تین فصلون مین بیان کیے اول مقدمہ بدعتون کے ظاہر ہونیکا سبب

مذکور ہو چکا اب پہلی فصل مین برائی تعزیہ کی دلیل عقلی اور شرعی سے مذکور ہے دوسری

فصل مین جاہلون کی سوال کا جواب ہی تیسری فصل مین آیت اور حدیث کی روسے تعزیہ کی برائی

کا بیان ہے **پہلی فصل** اب اے مسلمانون خدا کیواسطے دل سے سنو کہ تم دین مین آپ مختار نہین ہو کہ

جو تمہاری جیمین آوے سو کرو آخر خدا کی بندی پیغمبر کی امت ہو بہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے

یا پیغمبر نے کہان کہا ہی کہ جب حضرت امام حسین شہید ہون تو انکا تم ہر سال تعزیہ بناؤ اور اوسکا

ثواب پاؤ آخر کہو گے کہ خدا اور رسول نے کہین نہین کہا بہلا پہر کیون جان بوجہکر جہک مارتے

ہو اور ہمسے پوچھتے ہو کہ تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے سبحان اللہ اولٹی چور کٹوالی کو ڈانڈے یہہ ویسی بات

ہے کہ کوئی شخص انہے فلان مین اونگلی کرے اور پوچھے کہ کس کتاب مین اونگلی کرنی منع لکھی ہی تم تو

تعزیہ کا بنانا ثواب جانتے ہو اور اسکی بہتری کا دعوی کرتے ہو یہہ ہم کو بتانا چاہیے کہ کس کتاب مین
تمکو تعزیہ کا حکم ہے قرآن مین ہے یا حدیث مین فرض واجب سنت مستحب کس مین ہے کہ جیسے ایسے
چھاتی کوٹتے اور سر پیٹتے ہو ذرا غصے کو تہام کر اور ضد چھوڑ کر تعزیہ کی برائی کو بوجہو کہ تعزیہ مین
کتنی طرح کی برائی حاصل ہے اول برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف یہہ کہین نہین آیا
ہے کہ غم اور مصیبت کے واسطے کوئی چیز بنائی چاہیے کسیکی نام کی ہو پیر ہون یا پیغمبر امام ہو
یا شہید بدعت اور بت پرستی شرع مین اسی کا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچھ اصل نہو
اوسکو اپنی طرف سے بنا کر تعظیم کرین اور ثواب ٹہرادین دوسری برائی یہ کہ تعزیہ بنانا
عقل صحیح مین بہی عیب رکھتا ہے کہ ایک چیز کی نقل بنانا اور اوسکے ساتھ وہی باتین کرنی
جو اصل کے ساتھ چاہین محض حماقت ہے مثلاً کوئی گہوڑے کی تصویر بناوے اور اوسکے آگے
دانہ گہاس ڈالے اور کہر کہر کرے تو لوگ اسکو سڑی بتلاوینگے اسی طرح وے لوگ بہی سڑی ہین کہ
حضرت امام کی قبر کی نقل بنا کر فاتحہ اور درود اسپر پڑہتے ہین تیسری برائی یہہ کہ غرض تعزیہ
سے تمکو یہی ہے گو کہ شرع اور عقل کے مخالف ہے کہ اسکو دیکہنے سے غم اور الم پیدا ہو سو وہ بہی
تو حاصل نہین ہم تم سے پوچہتے ہین کہ غم اور الم کن چیزون کے دیکہنے اور ہونے سے آتا ہے آیا فاقہ
اور روکہی پہیکے روٹی اور پرانی پہٹی کپڑے اور تنہائی اور اندہیری اور معشوقکی جدائی اور شکستہ
جہونپڑے مین درد اور غم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی ضد مین آپ سوچو کہ فاقہ کے عوض تعزیہ کی
دنونمین شیرمال اور حلوا ہر جگہ موجود ہے اور دلون چاہیے فاقہ ہو مگر ان دنکا اناج پانی ہر کوئی جمع کر
رکہتا ہے اور پرانے پہٹے کپڑونکی جگہہ خاصی خاصی قبائین اور گوٹے پٹے ان دنون مین پہنکر نکلتے ہین اور

تہوار کے عوض ہزارہا آشنا بہائی ہم نوالہ ہم پیالہ اور شکستہ مکانونکا تو کیا نشان جہان عمدہ
امام باڑہ فرش فروش طیار سا کے اور سیکڑون تعزیے جہلجہلاتی اور مینا اور کرکری موجود اور اندہیریکا
کیا مذکور جہان ہزارون فانوس اور چراغ سی آگ لگ رہی ہے اور معشوقکی جدائی کا کیا ذکر جہان ہزارون
بہوین بیٹیان آتی ہین ایک خوبصورت امیر فقیر سب کے جو دیکھے سو چہاتی کوٹی اور پہر بہی ن روتا ہے
زیارت کیواسطے موجود اور علاوہ اوسکے نقارون اور تاشونسے ایک اور بہی رونق حاصل ہے اب خدا
کیواسطے انصاف سے کہو کہ یہہ سب اسباب غم کا ہے یا خوشی کا چوتھی برائی یہہ کہ ایک عالم کو اس تعزیہ کے
سبب سے کہیل اور تماشا ہوا چنانچہ سب پر ظاہر ہے آنکھ کہولکر دیکھو اور سمجھو تو صاف یقین ہووے ہرگز شبہہ نہ ہے
اور اگر بالفرض دو چار او لٹونکو اس تکلف سے رونا آیا تو اسکا اعتبار نہین کیونکہ اکثر کو حکم کل کا ہے پانچوین برائی
یہہ کہ سوا نقصان دین کے دنیا مین بہی ناحق مال ضایع ہوا اور اسکی سبب زیر ہو پڑا غرض اونکی وہی
مثل ہوئی کہ نہ دین کے ہوئی نہ دنیا کی ازین سو ماندہ ازان سو رانده اور جو جاہل کہتے ہین کہ یہہ امام کی تربتین
ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے حضرت امام کی ایک قبر ہے کسی کتاب مین ایک شخص کی دو قبرین بنانا
نہین آیا ہے بہلا یہہ ہزارون قبرین ایک شخص کی کہانسے درست ہوئین ذرا سمجہو کہ حضرت امام حسینؑ
تھے تب ایک مکان مین رہتے تہے اب بعد مرنیکی کس طرح ہزارون قبرون مین رہنے لگے اس مقام مین بنا
ہے کہ بعض احمق یون کہتے ہین کہ امام کے ایسی مثال ہے جیسے آفتاب باوجود ہونے ایک مقام کے
سب جگہہ اوسکی روشنی موجود ہے کیا ناٹہیک تمثیل ہے خرج کہ سوال اور جواب مین اتنا کا فرق ہے
اول قیاس غائب کا شاہد پر درست نہین دوسرے حضرت امام بشر کا وجود رکہتے تہے جو جسم سے اپنا قبر مین ہونیکو
لازم ہے ایک جسد لاکہ جگہہ تقسیم نہین ہو سکتا اور جب امام مثل آفتاب کے ہین جہان مین طلوع اور طلوع ہی تو تب

توجسم یا روح ایکوقت مین ہر جگہ موجود نہوتا تھا اب بعد فوت کے کہ حکم غروب آفتاب کا رکھتا
خوب انکو دہوپ نکلنی لگی اور ہم تمسے پوچھتے ہین کہ امام کی سچی قبرین ہین یا جہوٹی اگر تم سچے کہو
تو کہدو کہ جہوٹے پر لعنت جو کہ ہم بیشِ باد کہین اور اتنی کہنی سے کہ یہ امام کی قبرین ہین وہین
ایسا کیا آگیا کہ اونپر سلام اور تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا ہم اس وہم کو شرع اور عقائد
مین کہین اعتبار ہی کہ جو ہم کہدین کہ یہہ تعزیا حضرت علی مرتضی کا ہے اور یہہ سپڑہی حضرت فاطمہ کی اور
یہہ دروازے کی چوکہٹ حضرت رسول ص کے تو اس ہمارے کہنی سے یہ سچ مچ اونہین کی ہوگئی
غرض یہ وہم ایسا ہی جیسے چہوٹے لڑکے گڈی گڈا اپنا کر دولہا دولہن ٹہرا کر آپس مین اونکا
بیاہ کر دیتے ہین اور جانتے ہین کہ حقیقت مین یہ بیاہ ہی اور اسی طرح لڑکی لکڑی کی گہوڑی پر کہا اسکا
گہوڑا اپنا کر سوار ہوتی ہین اور دوڑاتے ہین اور بوجہتے ہین کہ یہ ہمارا گہوڑا ہی ویسی ہی تم ہی فرق
اتنا ہی کہ وہی چہوٹے لڑکے نادان ہین اور تم بیرنا بالغ ہو اور پوچہو تو اس وہم کی اصل ہندوؤنسے
کہ وہی اپنے ٹہاکر دونکی مورتین اپنے ہاتہ سے بنا کر خوش ہوتی ہین اور سچانی اصل کے پوجتی ہین بلکہ
تعزیہ دار اون سی بہی زیادہ احمق ہین مورتین ورکنار یہہ قبرونکی صورتین نقل کرتی ہین قبر کا مرتبہ صورت
سے کمتر ہے غرض ایسی باتونمین یہ ہندوؤنکی بڑہ بہائی ہین طرفہ تماشا ہے ہندوؤنکو ہنستے ہین کہ دیکہو اپنے
سے مورت بناتی ہین اور تعظیم کرتے ہین اور آپکو نہین دیکہتے کہ ہم ان سے کیا کم ہین یا ایسے بات ہوکے
کہ آپکو سب ہب اور اونکو ایخ تہو الغرض وے تو اندہی ہین لیکن یہہ بہی کے پہوٹے اور
جو کہتے ہین کہ ہم تعزیہ کو حضرت امام کی محبت سے بناتے ہین اور اون کی دوستہ ہین
بڑے جہوٹے اور احمق ہین کبہی دوست نہین ایسے لوگ تو امام ع کی دشمن ہین اگر امام کی محبت ہین

اختراع کرتے ہین اوقات
لئے لعنت خدا ہین لیس
کرتے ہین اور تمام
فرائض یعنی نماز اور
روزہ اور حج اور زکوٰۃ
مار کر خدا کے درگاہ
مین قبول نہین ہوتا
اور اسی طرح تمام نوافل
یعنی خدا کی راہ مین
کچھ دینا اور مسجد بنوا دینا
اور پل بنوا دینا اور
کنوئان کہدوا دینا اور
کسی کو کچھ کلام پڑہا دینا
ہر گز انکا قبول نہین
ہوتا ہے اور جب
فرض نفل ہی قبول
نہین تو

سچے ہوتی تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتی یہان جو کوئی ایک مالزادیکو چاہتا ہی تو کیسے بڑے بڑے پٹے رکھا کر پیسی کے دہڑے جما کر داڑھی گھٹا کر بعینہ آپکو بھڑوا بناتا ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ اوس مالزادی کو یہی بیری وضع بہاتی ہے بہلا جب بیچارا مالزادیکو خلاف وضع اپنی نہ بہاوے تو حضرت امام اپنے مخالف وضع کو کسطرح دوست رکہینگے امام کی محبت تو یہی صحیح ہوئی جب کوئی حکم شرع کی تابعدار بنے کفر اور بدعت کو چہوڑ دے کبہی پیر و فقیر مخالف شرع کی پیروی اختیار نکرے حکم خدا اور رسول کا صاف صاف بیان کرے اونکی اولاد کی تعظیم سب سے زیادہ بجا لاوے یہ عجب محبت ہی ہزاروں روپے بحکم خدا اور رسول کے ابرک بانس امام باڑے مین چوپٹ کرتے ہین اور سیدون کو دیکھتے ہین کہ پہوٹے ٹوٹے مکانون مین پڑے ہوئے فاقہ کہینچتے ہین کیون ہو دوست ایسے چاہئین خاک مین ملادین اور ابرک بانس مین لگاوین پیر فرزند حسینؑ کو ندیون بہلاوین اور ایسا تمکو سمجھو کہ اگر دین مین کسے سنت اور مباح کے کرنے کچھہ قباحت شرعی لازم آوے تو اوس سنت اور مباح کا چہوڑنا بہی لازم ہوتا ہے چہ جائے اوس چیز کے کہ جس کے شرع مین کچھہ اصل نہو بالفرض اگر تعزیہ بنانا اصل شرع مین مباح ہوتا تو بہی اب حرام ہوجاتا کسواسطے کہ تعزیئے کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور شیطان کا بازار گرم ہوا ذرا آنکھ کہولو ہوش سنبہالو کہ بڑا گناہ زنا ہے جسکا یہہ حال ہے کہ جتنے حرام کار رال ہین اپنی مرادین پاتے ہین تعزیئے کے بدولت اوسقدر رسیا تمین کہاتے ہین بیگانی جوان مرد اور عورتون کا یکجا جمع ہونا کہین عقل اور شرع مین درست نہین اور جب کثرت سے ہجوم ہوا تو مرد اور عورت کا بدن ملنا ضرور ہوا قبول کیا کہ تمہاری عورتین نیک بخت ہین مگر جب کمبخت سمجھین اور چہوڑین اب یہان سوچو کہ اگر تمسے کوئی کہے کہ اپنی عورتونکو جو پڑہیا ہون نماز جماعت مین عشا کی وقت بہیجو اور دوسبکے پیچھے مسجد مین نماز جماعت پڑہکر سلام کے پہیرتے ہی چلی جاوین

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من احیا سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ
یہ حدیث مشکوۃ شریف میں ہے اور منقول ہے

کسی کو معلوم نہو کہ کون آیا کون گیا تو تم کہو گی ایسی بات مین ناک کٹ جاتی ہی اور اشرافون کے
بے بیان کہین مردون مین باہر نہین آتی ہین سوہی تعزیہ کی دنون مین سب رات ہزارون آدمیونکی بہیڑ دہان
چارونطرف روشنی ہورہی ہے اور سب لوگ اچہی بری کافر مسلمان موجود ہین تمہاری بہو بیٹیان
ہاتہ سی ہاتہ ملائی کندہی سے کندہا رگڑتی ہین خدا نے زیارت کے بہانے پڑی پہرتی ہین اور بعضی قوم
ساق اپنے ساتہ ہی لیکر نکلتی ہین بہلا ہم تمسے پوچہتی ہین کہ یہان وہ ناک اثر دہات کی ہو جاتی ہے کہ
کاٹی سے ہی نہین کٹتی یا وہ سد سکندری ہوگی قیامت تک کوئی یاجوج ماجوج توڑ نہین سکتا کیون نہو
خداوند جو تیری عزت نکری اوسکی ایسی ہی عزت جانی چاہیے لله عجب جو تیری در سے آشنا نہو مثل سگ اوسکو دربدر
دیکہا اور بڑا گناہ خانہ جنگی ہے وہ بہی تعزیہ کے سبب اکثر ہوتی ہی محرم کے سیاہی مشہور ہین اور محرم کے
بدولت جسقدر قتل شہر لکہنو مین ہوتا ہے سب جانتی ہین ہر برس ہزار قصے قضیے اپنے دس دن محرم پر اوٹہا
رکہتی ہین اور قطع نظر گناہ سے کفر اور شرک کیا کم ہوتا ہے کہ ہزارون خلقت تعزیہ کو سجدہ اور طواف
کرتی پہرتی ہے اور اوسکی آگے کہڑے ہوکر منت مراد مانگتی ہے کوئی واہی بات پر سہرا شان
چڑہاتا ہی کوئی جاہل عرضی لکہکر ایک بانس مین لگاتا ہی کوئی بیوقوف بانی ہی بیٹہا مانگتا ہی اور بعضی احمق
اوس لکڑی اور کپڑے چون پر کہ جسکو تعزیہ مین نہر دی ہو اوسمین جان ہے ایک مورچہل لیے کنگا پر بیٹہا و
کیطرح کالکا کی مورت پر سے نگہبان ہانکتا ہے علی ہذا القیاس اور بہت رسومات کفر کی ہوتی ہین اگر اون سب کا
بیان کیجیے تو ایک بحر طویل ہو اب سمجہو کہ جسکی سبب سے اسقدر گناہ اور شرک ہو اوس سے روح حضرت
امام حسین علیہ السلام کی خوش ہوتی ہوگی یا ناخوش اور خدا و رسول راضی ہونگے یا ناراض ذرا یہان
خدا سے ڈر کر منہہ سے بولو قبول کرو تو ہی جاہل نہو جاؤ اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ حضرت امام حسین کو تم اپنا دوست

قال النبی صلی الله علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید

11

مشہور ہے یہ حدیث مشکوۃ شریف میں ابی ہریرہ سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس شخص نے دستاویزی کی ساتھ سنت میری کے نزدیک فساد امت میری کے پس واسطے اوسکی اجر ہے سو شہیدون کا

اور پنجتو اہل یا جو امام زادے اور خود امام تہے بہلا بتاؤ تو کہ دوازدہ امام ہین بعد امام حسین رض کے کسی امام نے بہی کبہی تعزیہ بنایا ہے اور تاشی ڈہول اور مرثئے اور کتاب اور مجلس دے کرتے تھے الغرض یہ سب کو معلوم ہے کہ امامونکے وقت تعزیہ کا نام و نشان نہ تھا اور وے ہرگز کبہی کچھ بہی تعزیے کی رسم نکرتے تھے اب ذرا انصاف کرو کہ آجکل کے جاہل بچارے اور بعضے شرافت کے مارے اماموں سے بہی امام کے بڑے دوست ہوے کہ ان پر اپنی سبقت چاہتے ہین اگر اسمین کچھ ثواب اور دوستی ہوتی تو کسی امام نے البتہ تعزیہ بنایا ہوتا اور ہندوستان کے سوا کسی ملک اسلام مین کوئی تعزیے کے نام کو بہی نہین جانتا نہ مکے مین نہ مدینے مین نہ روم مین نہ شام مین نہ توران مین نہ ایران مین پس معلوم ہوا کہ ہندوستانکے برابر کسی ملک مین امام کے دوست نہین اول حضرت رسول اللہ کو اپنی زندگی مین حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونیکی خبر ہوئی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر اس واقعہ کربلا کی خبر کردی تھی تسپر بہی رسول خدا صلعم نے کہین نہین فرمایا کہ ہر سال اسطرحکی تربتین گنبددار یک بانس وغیرہ سے بنا شدی اور علم ہر شہر مین حضرت امام حسین رض کے نام کی بنایا کیجیو کوئی ضعیف حدیث بہی اسمین روایت ہوئی کیا تماشا ہے کہ پیغمبر خدا نے ذرا ذرا سے باتین کہانے پینے جا ضرور پیشاب اور سجب اور اداب کے تفصیل بتا گئے اور اس تعزیہ کا نام بہی ایکبار نہ لیا اور مصیبت مین کہین مرثئے اور کتاب اور نوحہ اور شبونکا حکم نکیا بلکہ خلاف اسکی کہہ گئے اور کر گئے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو بہی اس واقعہ کی خبر ہوئی تھی وے بہی تعزیہ بنانا نہین فرما گئے نعوذ باللہ جو آجکل کے زمانے کے دوستونکو ثواب کے کام سوجہے سو نبی اور علی کو بہی معلوم نہ تہی اور اس بات کو یقین کر جانو کہ حضرت امام کو یزید پلید سے مقابلہ کا سبب یہ تہا کہ وہ مردود بدعت اور خلاف شرع کے کام کرتا تہا اور امام محض خلاف شرع اور بدعت کی دور ہونیکی لئے

فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احدث حدثا او آوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا رواہ ابن عباس ۱۲

آپکا گہربار جان و مال سے فدا کیا آب جو کوئی خلاف شرع اور بدعت کے کام کرکے حضرت امام حسنؓ کو
راضی کیا چاہی تو وہ بمنزلہ یزید کی مخالف حضرت امام حسینؓ کا ہے اور بہلا اپنی عقل سے پوچہو کہ
اس تعزیہ کے بنانی اور مرثیہ کے گانے سے کیا حاصل ہوتا ہے سوائے ذلت اور شکست اور
ہتک ناموس امام صاحب کے کچھ اور بہی نکلتا ہی کوئی جہان مین اپنی بزرگ اور دوست کی فتح اور بہتری و ہووم نام
سے بیان کرتا ہی یا شکست اور رسوائی تماشی اور ڈہول سے سربازار ایسی بہونکی نام لی لی ہندو اور مسلمان کے
سامنی زبان پر لاتا ہی اور لوگ اسطرح ایکبار کہنی مین شرماتے ہین پر برسون گذری تمہین شرم نہین
آتی بڑے بے شرم ہو لطف ایسی بیحیائی پر یہ ہے کہ ایسی لوگ یزید کی بہاٹ ہین خدا جانتا ہے
ہندو انکو سنا ہی کہتی ہین کیا مسلمانو نکی یہی بزرگ ہین جنکی یہ گت ہوئی اگر تمہارے باپ بہائی کا کوئی
ایک تابوت بناکر تمام شہر مین نکالی اور اوسکی آگے اوسکی مار اور گالی کہانی کو بیان کرے اور تمہاری
عورتون کے نام سے تو تم بلیٹ مارنیکو موجود ہو اور شرم مین ڈوب جاو اور تم حضرت امام حسینؓ کا
اپنے ہاتہ سی حال کرتی ہو کیا انصاف ہے جسمین اپنی ذلت ہو اوسمین امام کی تعریف پوچہو اور جو کام
یزید مردود نے ایکسال کیا تہا تم ہرسال شہر مین کرتی ہو ذرا خدا سے ڈر کر کہو یہ یزید کا کام ہے
یا امام حسینؓ کا اور ہم تمسی پوچہتی ہین کہ یہہ تعزیہ بنا اور نعش بنا کر اور کوچہ بازار مین لیجا کر اوسکو دکہاتے
ہو اور سناتی ہو اگر کسی سی فریاد کرتی ہو تو یزید یہان نہین ہی کہ ہم اوس سی جاکر لڑین اور اگر
واقعہ انکو سناتی ہو تو سیکڑون برسون سی فضیحت کرتی ہو کوئی ایسا ہندو اور مسلمان اب باقی
نہین کہ اوسکو نہ جانتا ہو کیا سال بہر مین یہہ سب نقشہ محرم کا بہول جاتی ہین اور جو غم کیواسطی ہی تو اوسکے
دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ رونی اور غم کے لئے عقل او شرع کی روسی کوئی چیز بنانی درست نہین ہی یہ کہ اکیلے

اور ترجمہ اس کا یہ ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نکالی کوئی نئی بات یا پناہ دیوے کسی ایسی بات نکالنے والے کو اوپر اوس کے لعنت ہے اللہ اور تمام فرشتوں کی اور نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے فرائض اور نوافل یہی حدیث شریف مین داخل ہے

۱۳

من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد متفق علیه حدیث مشکوٰۃ شریف مین ہے اور روایت کیا بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ سے فرمایا رسول

خیال کرکی رویا نہین جاتا اگر یون کہو کہ ہماری دل سخت پتہر ہین ہمکو اسطرح رونا نہین آتا تو یہہ رونا
تمہارا کیا ہوا بڑی ایک مشکل بات ہوئی کہ جب ایک الم باڑا بنے اور مرثیہ اور کتاب اور تاشے اور پہول
بہت سی روشنی اور اوسمین ایک ڈہانچا بہی ہو تب کہین تمہین رونا آوی اور جو یہہ ٹہاٹھ تم کو نملی تو تم رو چکے
افسوس ہمکو تمہارا حال خیال کرنیسے رونا آتا ہے اور تم سنگ دل ہو تون صرف اپنی دلکی چاو نکالنے
والونکو حضرت امام حسینؑ کا خیال کرنیسے رونا نہین آتا اور تعجب یہہ ہے کہ برسون سے دلی ہوا بتک جو
اسقدر مشق نہین ہوئی کہ اکیلی بیٹہا جب چاہو تب دلو یہہ رونا کیا ڈفالیون کا گانا ہوا کہ بی مانگی گاہی
نہین سکتی مگر پہر بہی تمسے ڈفالیونکا گانا گویا سہل ہے کہ ایک فقط رباب درکار ہی اور تمکو جب بڑی پہول اور
تاشی اور مرثئے اور کتاب اور تعزیہ ملے تب رونیکے قابل ٹہرو بلکہ اوسمین بہی شبہہ ہے کہ ہر مرثئے اور
پڑہنی والی سی رونا اور رقت حاصل نہین ہوتی جب کوئی پوند سوز اور نئی مضمون کا مرثیہ اور میر علی سا پڑہنی
والا ہو تب کہین تمہاری آنسو نکلین تو نکلین پناہ رب کی رونیمین تو یہ کچھ اسباب درکار ہین نہ ہنسنی تو کیا جانیے
کیا کرتے لوگ تو بہت روئی ہین لیکن اس ٹہاٹھ سے کوئی نہین رویا اور بہلا بتاو تو کہ تم بی مرثئے
اور تعزئے رو سکتی ہو یا نہین اگر نہین رو سکتی تو بڑی کمبخت پتہر ہوا اور اگر رو سکتی ہو تو اسی طرح خیال کرکے
رو لیا کرو یہہ سب بکہیڑا محرم کا دور کرو کچہہ حاجت نہین اور منصفی سی بولو کہ ایسی مقام مین قرآن کا پڑہنا بہت
ثواب کہنا ہی یا مرثئے کا گانا اگر کہو گی کہ مرثئے کا گانا تو تمہاری ایمان مین خلل ہے اور اگر قرآنکا پڑہنا
کہو تو مرثئے کے عوض قرآن ہی پڑہا کرو کہ تمکو اور حضرت امام حسینؑ کو ثواب ملی اگر کہو کہ قرآن سے رونا نہین آتا
ہے تو ابوجہل ہو قرآن مین تو ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جنسے پہاڑ روئی تمام پیغمبر اور ولی اور امام
قرآن پڑہکر روتی آئے ہین تعزیہ بناکر اور مرثیہ گاکر کوئی نہین رویا آدم سی ہماری پیغمبر تک ایجاد

رونی مین کسی نی نہین نکالی تمکو رونیکی یہ تدبیرین خوب سوجہین اور جو کہو قرآن کے معنی ہم نہین جانتی تو
ترجمہ قرآن شریف کا تہوڑی دنون مین مرثئے اور تعزیہ کے عوض کیون نہین پڑہ لیتی کہ جس سے دین اور دنیا کا
کام بنجاوی اور رونا ہنسنا سب کچہ آوی اوسکو حضرت امام حسینؓ بھی ہمیشہ پڑہتی رہتی ہین اور اگر کسیکو
اس مقدمہ مین شبہ گذرتا ہو کہ مرثیہ تو درست ہی دیکہو حضرت بی بی فاطمہؓ نے اپنی باپ کے غم مین بھی
کئے بیتین کہین تہین اور حضرت امام حسن کے غم مین بھی جن وغیرہ سے روایت ہی اوسکا جواب یہ ہے کہ تمہاری اور اونکے
درمیان اسبات مین اتنا فرق ہی جسقدر رونی اور ہنسنی مین اوسکی اتنی حقیقت ہے کہ اپنی تنہائی کی بیان اور
میت کے اوصاف مین دو ایک شعر بے اختیار ایسے بلاقید کبھی منہ سے نکلگئی کچھ اونکی گھر مرثئی کی بنائین نہین
اور نہ اوسکی واسطے تال اور سُر اور کٹکری اور سارنگی اور تاریخ تا اور دن جدائی اور سوالی مقرر تھے نہ اوسمین حلقہ
باندہکر بازار اور مکان مین پڑہنا تہا نہ اوسمین ذلت اور شکست مردیکی بیان تہی اور نہ کسی کی نعش اور
تخت بنا کر اوسکی آگی پڑہتی تھے اور نہ اوپر سے ڈہول اور تاشی بجتی تہی علی ہذا القیاس مرثیہ اسکو کہتے
ہین جسمین میت کی اوصاف ہون اور تم جو گاتے ہو اوسمین میت کی رسوائی اور شکست سر اور تال سے نکلتی ہی غرض
تمہاری جو مرثئے ہین اوسکا نام ہجو ملیح ہے لغت کے موافق اسکو مرثیہ نہین کہتے جس طرح تمہارا کام غلط
اوسیطرح تمہارا نام بہی غلط اور ایک غلط در غلط تمکو یہ ہے کہ جسکو تم تعزیہ کہتے ہو اوسکی کیا معنی تعزیہ
لغت مین مصیبت زدہ کو صبر اور دلاسا دینی کی باتین کہتے ہین اور عزا کے معنی صبر کے ہین بہلا سمجہو کہ
اس تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینیکا کہین نام و نشان بہی ہی اور کوئی کسی سید کے گہر آکر کبھی صبر اور دلاسا بہی
کرتا ہی بلکہ یہہ کم بخت ہر سال بیچاری سیدون کو نئی نئی مضمونکی مرثئے سنا کر رُلاتی بہتاتی ہین اور ایسی جگہہ اگر کوئی بیٹہے
کہے ایصاحب چپ رہو اور صبر کرو تو پہر تعزیہ دار اپنی چہاتی چہوڑ کر اوس کے چہاتی پر گہونسے

لگادین اب سچ کہو یہہ اولٹا نام کس اولٹے نے رکہا ہے اور ماتم کرنیکو تعزیہ کس لغت میں لکہا ہے کیا قدرت خدا کی ہے جسکا سر سے نام غلط اوسکی اور کام کا کیا ذکر یہہ وہ مثل ہوئی

**مصرعہ** خود غلط املا غلط انشا غلط ✽ مثلاً اگر کسی کا باپ کچھ مصیبت مین گیا ہو اور کوئی اوسکے اولاد اور دوست سے یہہ کہے کہ بیٹھے کیا کرتے ہو باپ تمہارا ایسی خرابی اور آفت سے مارا گیا کہ کسی نے ایسا ظلم نہین ہوا اوسکے مرتے ہی تمہاری بہن کو ننگے پاؤں ننگے سر گلیوں مین طوق ڈالکر پیادہ کہینچے پہرین لیگئے اور تمہاری ماں کی چادر سر سے اوتار لی تمکو لازم ہے کہ ہمیشہ یہہ حال یاد رکہو اور خوب روؤ پیٹو غرض سمجہو تو کہ کون اوسکا تعزیہ کہیگا اگر کسی ادنا کا حال اوسکی غریب سامنے اس وضع سے کہو تو وہ برا مانے بلکہ موتہہ پر مارے چہ جائیکہ بڑے آدمی کا حال مع باجے ڈہول اور تاشے سے نقل کرو اللہ اکبر یہہ ہمارا اگلا اور صبر ہے کہ ہمارے باپ دادا کو کیا کچھ یزید لوگ اور بعضے ناخلف ہمارے روبرو و در پردہ فضیحت کرتے ہین اور ہم اپنے سلف صالحہ کیطرح صبر اور سکوت اختیار کرتے ہین حضرت حسن و حسین رضی علیہما السلام کو قتل مین ایک یزید تہا اب اولاد حسن حسین رضی کے وقت مین سیکڑون یزید ہوئے خیر بہرحال صبر اور برداشت ہی کیا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ عجیب غیرت ہے کہ خدا اور رسول کے فرض و سنت جسمین نہ ہڑلگی نہ پہٹکری نہ کنگر بلانی پٹہے نہ بانس ابرک منگانی نہ تاشے ڈہول بجانے نہ دہوم دہام مچانی ترلیٹی کی حاجت نہ کاغذ کی ضرورت سو سیکڑون بابد لوگونسی قضا ہوتی ہین اور جسمین یہہ کچھ بال اور جنجال چاہیے اوسکو ایک سال بہی قضا نہین کرتے اور اللہ کے جتنے فرض ہین سب مفید وریر موقوف ہین زکوٰۃ تب دیجے جب مال ہو روزہ تب کہے جب بیمار نہو لیکن ہرچند محتاج ہو یا قرضدار تعزیہ جو بنتا ہو ضرور کرنا ہی سبحان اللہ

امام حسن کی روح السی کیا خوش ہوگی کہ ہماری دوستون کی نزدیک ستد کی حکمونکی کچھ قدر نہ ہی

اوسکی فرض اور واجب پر حاشیہ چڑہایا ایسی مقام مین خدا کی غضب سے پناہ مانگنا چاہئی اللہم احفظنا

**فصل دوسرے** اور بڑی عجب اور دوستدار امام کی اس زمانی مین ایسے ہین وہی لوگ جانتی ہین کہ خلاف

حکم خدا اور رسول کی سازنگی نوازی اور رقاصی اور زنا کار رنڈی ڈال مردم رہی وغیرہ افعال شنیعہ کر کی تعزیہ داری

کرتی ہین اور یہ عوام الناس سچا کہانی اور تماشی اور فایدہ دنیوی کی لالچ اونکی یہان جا کر شریک مجلس ہوتے

ہین بلکہ اون فاسقون کو مومن اور مومنہ کا خطاب دیتی ہین اور بعضی ظاہر مین اچھی بہلی آدمی اور بڑی

کہلاتی ہین اور باطن مین فاسق اور نالایق وہی بہی اونکی یہان دوڑی جاتی ہین کبہی یہ غیرت آتی کہ

ایسی لوگ تو صرف اپنی نام کی لئی یہ کام کرتی ہین ان کو امام سے کیا نسبت ہی ایسون کی یہان مجالس کی

اور اون کا کھانا نہ کہائی بلکہ اون کو سمجہا کر ایسی حرکت سی باز رکھی کیونکہ اگر امام برحق کی محبت ہوتی تو ان

کامون سے کنارہ کرتی نہ کہ ایسی کمائی جس سے شیطان عار کری امام کیواسطی خرچ مین لاتی اور اوس پر کوانی کہی

جاتی اس سے معلوم ہوا کہ اُن لوگون نے شاید کسی کا نام اپنی خیال مین امام رکھ لیا ہے نہین تو امام پاک کو

اس ناپاک کمائی اور ایسی ریا کاری سے کہ جس سی اللہ اور رسول ناخوش ہون کیا علاقہ چنانچہ اللہ تعالی اپنی

حبیب کیطرف خطاب کر کی فرماتا ہی انیسوین سیپارہ کی دوسری رکوع مین آرَاَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ

هَوٰىهُ اَفَاَنۡتَ تَكُوۡنُ عَلَيۡهِ وَكِيۡلًا اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَكۡثَرَهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ اَوۡ يَعۡقِلُوۡنَ

اِنۡ هُمۡ اِلَّا كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا — یعنی بہلا تو دیکھ تو جسنی

پوجنا اختیار کیا اپنی چاو کا کہین تو لی سکتا ہی اوسکا ذمہ یا تو خیال کرتا ہے کہ بہت ان مین سنتی ہین یا سمجھتی ہین

اور جو کچھ نہین وہی چوپایون کی برابر ہین بلکہ وہ زیادہ بہکتی ہین راہ سے ان لوگون کا حال ایسا ہے

کہ شیطان اور نفس کے فریب کی آگے کسیکے سمجہانے کو نہین جانتے بلکہ ضد کرکے اور زیادہ پکتے ہین پہچ

اپنا کام کرتی ہین وہ مانین یا نہ مانین ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے جسے چاہے دے جسے چاہے نا

رکھے اور یہ بہی سننے اور دیکہنے مین آیا ہے کہ جب ایسی ریاکار بداطوار جہوٹے دوستدار دنیا کی حرام کمائی

حاصل کرکے اور اپنے نامورے کے کامون کی ساتہ یہ کام بہی کر نکلتے ہین اور اُس جناب پاک کی نسبت

سیکڑون طرح کی بے ادبیان عمل مین لاتی ہین تو امام علیہ السلام کی خاطر سے جو پیارے بندے اللہ کے ہین

اوسکے غضب مین تو جہان کو خراب کیا ہے خدا انہین کو خراب کرے اور ان ٹہگون سے اپنی پناہ مین

بچا رکہے اودہر مال لین اودہر ایمان اور بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ اگر تعزیہ بنانا منع ہوتا تو ہمکو امام

کچہ سزا دیتے اسکا جواب یہ ہے کہ تم نرے جاہل ہو اتنا نہین جانتے کہ امام کی ہاتہ سزا ہوتی تو پہلے یزید

کو سزا دیتے آپ کیون مصیبت اُٹہاتے سزا خدا کے ہاتہ ہے اور وہ موقوف ہے قیامت پر دنیا جزا سزا

کا گہر نہین ہے یہان کرلو وہان بہگتو کی مثل مشہور ہے جیسے یہان کرنی ویسی وہان بہرنی اور بالفرض

بہت کام تم بہی حرام جانتے ہو جیسے چوری حرامکاری شراب پینا جوا کہیلنا اور ان کامون کو

ہزارون لوگ کرتے ہین پہلے چنگے موجود ہین کچہ سزا نہین ہوتی کیا امام کو یہ کام بہی اچہے معلوم

ہوتے ہین اور بعضے بیوقوف یون منہ خالی کرتے ہین کہ یہ باتین نئی نکالی ہین ہمنے اپنے بزرگون سے

نہین سنی کیا جانئے کون کتاب کہان سے نکلی ہے جسمین یہ کچہ لکہا ہے اوس کا یہ جواب ہے کہ تم

جو تعزیہ وغیرہ بناتے ہو سو پیغمبر اور امامون کی بعد دنیا دارون نے مقرر کیا ہے اور ہم جو کہتے اور

کرتے ہین سو پیغمبر اور امامون کے وقت کا کہا اور کیا ہے اور ہماری کتاب قرآن اور حدیث ہے جو خدا اور رسول

کا کہا ہوا ہے اور تمہارا مرثیہ اور کتاب لگیر اور مسکین اور میان فلانے کا کہا ہوا اور رسالے نئے مضمون اور بیہودہ کے

مرثیے گائی جاتی ہین اب سچ کہو پرانی بات اوکتاب کسکی ہے اور نئی کسکی ہے اور دلگیر اور مسکین کسکی طرف
ہین اور خدا اور رسول کسکی طرف اور بعضی جو انکو قابل سمجھتے ہین وے یون قابلیت جہاڑتی ہین کہ قرآن
اور حدیث تو ہمنے بہت سی ہے اور بہت لوگ پڑہے ہوئے ہین لیکن یہ معنی آیت اور حدیث کی کبہی نہین سنے
تہے اوسکا جواب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی لفظ کی معنی تم پڑہے ہو یا نہین اگر پڑہے ہو تو ہمارا ہاتہ
پکڑو کہ اس لفظ کی یہ معنی ہین جو تم کہتی ہو اوس طرح ہین اور جو تم طوطی کی طرح سوائے لفظ حق اسکے
اور کچہہ نہین جانتی ہو تو پہر ناحق ٹین ٹین کرتی ہو کسی عالم معتبر سی تمنی پوچہا تہا اور اوسنی اس لفظ
کی معنی کچہہ اور ہی کہی تہی اور بعضی کمبخت جاہل جب سب طرف سے نار مانتی ہین تو یون کہتی ہین کہ یہ ہم
کچہہ نہین جانتی ہمارے بزرگون سے یہ بات چلی آئی ہے اپنے باپ دادے کی لیک پہ چلین گے اوسکا جواب یہ ہے کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیوقت کافر بہی حضرت کی مقابلہ مین یہی کہتے تہے جو تم ہمسی کہتی ہو بہلا ہم تمسے
پوچہتی ہین کہ اگر تمہارا باپ دادا اندہا ہو یا ایک بار رستہ چلنے مین کوئی مین جا رہا ہو کیا یہ سنکر تم بہی
اپنی آنکہین پہوڑ لوگی اور کوئی مین جاکر گر پڑوگی کہ یہ ہماری باپ دادا کی صورت اور سیرت ہے
آخر یہ چال باپ کی ہرگز نہ چل سکوگی بڑا تعجب ہے کہ دنیا کی نقصان مین باپ دادا کی شریک
نہین اور دین مین اون کی لیک پہ چلا چاہتی ہو ذرا تو شرماؤ کیسی کٹر ہو کلمہ کہو نبی کا اور لیک پہ
چلو اپنے باپ دادا کی اور بعضی جو جاہلون مین ملا مخدوم بنتی ہین وے یون مسئلہ جہاڑتی ہین سنو صاحب امام نی
امت کی واسطے سر دیا اسواسطے یہ بدعت اون کا تعزیہ بناتی ہے اوسکا جواب یہ کہ یہ تمہارا ڑٹل قافیہ جسکا
نہین نہ ٹہور نہ ٹہکانا اسکی کیا معنی کہ امت کی لئی سر دیا جو کوئی کسی کی لئی سر دیتا ہے تو چاہئے
دنیا مین اوس کا بچاؤ ہو یا عقبی مین بہلا ہم تم سی پوچہتے ہین کیا اس وقت یزید پلید تمام

امت کا سر کاٹ ڈالتا تہا کہ امام نے ان کے سر کے عوض اپنا سر دینا قبول کیا اور عاقبت مین بہی
امام کے سر دینے سے ہماری گناہ کی سند معافی کی نہین ملی کہین قرآن و حدیث مین نہین آیا ہے
کہ قیامت کو تمہارے گناہ امام کے سر کے عوض بخشی جاوینگی جہان خدا اور رسول نے اس کا ذکر کیا ہے
یہی کہا ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے اور بہلے کام کرے اسکو خدا بخشیگا بہلا اتنا سمجہو کہ دنیا اور
دین مین کوئی ادنے تو کسی دوسرے کے گناہ مین مارا جاوے اور نہین جانا اللہ ہماری عوض امام
کو کیون مارتا آٹہہ ہماری ہزار ہزار توبہ نعوذ باللہ گناہ ہم کرین اور امام مارے جاوین اے
نادانو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اللہ کے واسطے دیا ہے کہ اللہ اون سے راضی ہو وے اور اون کو شہادت کے
درجے ملین یزید جو مخالف شرع اور بدعتی تہا اسی واسطے اوسکی تابعداری قبول نہ کی کہ دین کا نقصان
نہو جاوے لیکن ایمان نہ جاوے سبحان اللہ اوس جناب پاک کی کیا تعریف کیجیے پاک بندے مقبول اللہ کے
ایسے ہی ہوتے ہین نہین کہ لوگ سے امام تہے کہ اللہ کی جان اور مال سے غلام تہے تعزیہ بنانے
اور سیر دینے سے کیا نسبت امت کو چاہیے کہ اپنے امام کی پیروی کرین محبت اسی کا نام ہے کہ اپنے
امام کے موافق ہو دیکہو نماز مقرری امام کی اگر نماز مین کوئی پیچہے موافقت نہ کرے تو اپنی نماز ہی
کہوئے اور اوسکو امام سے مخالفت ہوئی بہلا جب نماز مین امام کی موافقت فرض ہے تو ایمان مین امام کی
اُس سے اولیٰ تر ہے اب ذرا تو آنکہین کہولو ہوش سنبہالو کہ پیچہے ایسے امام کے کیا کر رہے ہو موافقت
یا مخالفت اور بعضے جاہل جو آپ کو دلیل مین بڑا پکا پوچہتے ہین وے یون طوطی زیرنگ تا کہتے
ہین کہ دیکہو صاحب تعزیے کی بڑی قبولیت ہے محرم دو روز باقی تہی کہ ایک رات مین آپ چہاپا کے
اٹاری پہ لیٹا ہوا تہا کیا دیکہتا ہون کہ امام کی چبوتری پر بہت سے مشعلین روشن ہین

وہ انہین مین سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے تشبیہ کی ایک قوم کی پس وہ انہین مین سے ہے چنانچہ حدیث شریف من تشبه بقوم فهو منهم بدعت کرنیوالون سے

یہ حدیث ثانی اسمین داخل ہے مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ الْقَوْمِ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكًا مَنْ عَمِلَ بِهِ روایت کی دیلمی نے اور ابن ... اور اسی طرح ذکر کیا ہے سیوطی نے

اور کچھ اوس مین صحابہ سا معلوم ہوا بعد تھوڑی دیر کے غایب ہوگیا آپ ہی امام صاحب ہین
ان دنون آپ کا گذر ضرور ہوتا ہے بڑی قسمت ہماری جو ہمکو دکھائی دیئے اوسکا جواب یہ
ہے کہ پہلی تو تم بڑی سچی ہو دوسرے تمنے کیونکر جانا کہ وہ امام صاحب کی روشنی تھی سیکڑون
جن اور شیطان آدمی کی بھلائی کو ماری مارے پھرتی ہین جو کوئی قرآن اور حدیث اور
امام کی زندگی کے وقت چھوڑکر خواب و خیال پر اپنا دین مضبوط کرے اوسکو جن اور
شیطان ایسی ایسی طلسماتین دکھا کر خراب کرتی ہین تمنے اپنے چچا کے اٹارے پر یہ تماشہ
دیکھا او عجیب تماشا ہی کہ ہمکو مسجد کے اٹارے پر سی ایک چراغ بھی کبھی نہ دکھائی دیا کیون
نہو شیطان اور جن خوب جانتے ہین کہ یہ لوگ ایسی تماشی دیکھکر ہرگز نہ بہکینگے یہ قرآن
اور حدیث کی خلاف نہین مانتی ہین ہم ہزار دن مشغلین دکھاوین تو کیا بلکہ اور لاحول
پڑھینگے مگر بے وقوف لوگ ہماری آس پہ ہین انکو دکھانا ضرور ہے اور ایک روز ایک
جاہل یون نقل کرنی لگا کہ دیکھو صاحب کل فلانی ڈاڑھی نے عجب خواب دیکھا کہ ایک شخص
بزرگ آئی اور اوسکو ایک طمانچہ مارا اور کہا کیون مردود تونے دو سال سے ہمارا تعزیہ نہین بنایا
وہ بیچارا ڈر گیا بولا کہ حضرت مجھی بھول چوک ہوئی آپکی چوکی اور تعزیہ دونون نکالونگا
اوسکا جواب یہ ہے کہ ڈاڑھی کا خواب ہی تال سر کا ہی قربان جائے تمہاری بوجھ کے جو بھیا ذرا شراب
پئے اور کسبیون کو نچا دی سو حضرت امام کو دیکھے ذرا سوچو تو ایسا ڈھاٹے بہروپ کسی بہروپیے شیطان کو
خواب مین دیکھیگا یا حضرت امام کو اور عجب ہے کہ امام نی اسپر کبھی اگر طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی اور
کسبی نچیو تو کبھی نہ کرا اور نماز روزہ کیون نہین ادا کرتا اور ڈرا تو ابرک بانس کے لئے الٹے ایسے ایک

21

ناپاکی ہے اسواسطے کہ پڑھتا ہے اور فاتحہ درود پڑھنے کو ایک مکان چاہیے کہ جسمین مجلس ظاہری ہو نہ باطنی مثلاً ایک شخص پاخانہ مین تلاوت کلام اللہ کی کرے یا درود پڑھتا ہے تو ہمیشہ طعن اور

سوال بغیر تعزیہ کے بنانے کے ایک مکان میں ترک صحیح مانند موئے مبارک کے رکھے یا ہر کوئی ایک مجلس کی ویدار کرے اور درود شریف صحیح جناب سید الشہداء حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے شہادت کا ذکر ہے اور درود ہے اور درود ہے اور کلام اللہ کا کرے اور ختم آیت پڑھے یہ کیسا ہے

جواب بغیر تعزیہ داری کے فقط ایک مکان ترک صحیح مانند موئے مبارک

خواب پر اعتقاد کر لیتے ہو اور ہمارے سیکڑون عقلی اور نقلی دلیلون سے ایسی کامون مین شبہ بھی نہین لاتی اور خواب کی کیا حقیقت پوچھتی ہو جو کوئی دن کو جس وہم اور خیال مین رہتا ہے اور جس کو ہمیشہ وا ہیتا ہے سے جھوٹھ بولنی کی عادت ہے اوسکو خواب مین بھی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جھوٹھی کو خواب بھی جھوٹھ دکھاتی ہین ہر جیسی کو تیسا حدیث مین آیا ہے جو بات مین زیادہ سچا وہ خواب مین بھی زیادہ سچا جب حضرت پیغمبر کہ جنکی صورت شیطان نہین بن سکتا اون کی حدیث مین خواب کا یہ حکم ہے کہ اگر شرع اور حدیث زندگی کی مخالف ہو تو اوس پے عمل نہین درست پہر اوروں کا خواب کس گنتی مین ہے یہ دین مسلمانی خواب خیال سے مقرر نہین ہوا بہت خلقت اس سے گمراہ ہوئی کہ ہمنی حضرت مداریا لالا اور فلانی پیر شہید کو خواب مین جیسا دیکھا ہے ہم سب یون کہتی ہین خدا جہالت سے پناہ مین رکھی اور بعضی بی قوف جسکو سنتی ہین کہ بدعت اور تعزیہ داری سے منع کرتا ہے تو کہتی ہین یہ شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتی ہین اوس کا جواب یہ ہے کہ جس بات سے ہم منع کرتی ہین اوسکی برائی قرآن اور حدیث سے بیان کرتی ہین نہ وہابیون کا نام لیتی ہین نہ اونکی بات کی سند پکڑتی ہین باوجود اوسکی تمہارا وہابی کہنا ہمکو جہالت ہے اور اگر وہابی اسی کا نام ہے کہ جو شرک اور بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن اور حدیث کی عمل مین لاوے تو ہم وہابی سہی بقول امام شافعی کی اگر رفض فقط حب آل کا نام ہے تو ہم بھی رافضی ہین اور بعضی جو نرے جاہل ہین وے یون بولتی ہین کہ مسلمانی اب دو کامون مین آرہی ہے ایک تو گائی کا گوشت کھانا دوسری تعزیہ بنانا اوس کا جواب یہ ہے کہ گائی کا گوشت کہانا نہ فرض ہے نہ واجب کچھ ثواب کچھ عذاب جس طرح اور گوشت حلال ہین ایک یہ بھی ہے اور اگر ہندوون مین کھاتی تو بھی اس سے مسلمان نہین ہو جاتی بالفرض اگر ہندو گائی کا گوشت کھانی لگین اور باتین مسلمانی کی قبول نہ کرین تو بھی ہم اون کو مسلمان نکہین گے اور جو فقط گائی

کا گوشت کہا نہین مسلمانی ہوتی تو سب سے بڑی مسلمان چمار اور بہنگی ہوتی کہ یہ سب سے زیادہ کہاتی ہین حلال

چھوڑ ین مردار بقول شخصے کہ گہر کی گائی کہانیو لے ہمین اور جو اس سبب سے کہتی ہو کہ گائی کہانیمین ہندوؤن سے

ہمکو کمال تفرقہ حاصل ہوتا ہی کہ جسکو وہی معبود ٹہراتی ہین اور تعظیم کرتی ہین اوسکو ہم ذبح کر کی کہاتے

ہین گویا ہمارے اونکی دین مین اس بات سی کمال جدائی نکلتی ہی تو شاباش آفرین پہر تعزیہ کو بہی یہی

بو جہکر چہوڑ دو کہ جسطرح گائی کہانی مین ہندوؤن سے مخالفت تمام ہی تعزیہ بنانی مین بہی ان سے موافقت

اور مشابہت بالاکلام یہان سے غیرتی کا برقع کیون پہنتے ہو اور ان کے موافق اور مشابہ ہوجاتے ہین

ذرا سمجہو یہی سبب ہے کہ ہندو کسی اور کام مسلمانی مین شریک اور موافق نہین ہوتے بلکہ دشمنی کرتے

ہین مگر تعزیہ اور گور پرستی سی راضی ہین بلکہ شریک ہو کر شربت اور کہچڑی چڑہاتی ہین اور کا منتین نذر

نیاز لیکر جاتی ہین اسواسطے کہ اسمین اپنی مشابہت پاتی ہین سچ ہے کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ کند ہمجنس با

ہمجنس پرواز اور بڑی شرم کی بات ہی کہ تمنی قرآن حدیث نماز روزہ حج زکوۃ سب چہوڑ کر کا غذ بانس اور

مٹی کا ئی مین مسلمانی مقرر کی ذرا تو شرماؤ تمہاری عقل کا ٹہکانا نہین اور تعزیہ کا احوال ہمنی اوپر اوسکی بیان کر کی بتلا

دکہلایا اور باقی رہا سہاب مرثیہ لکہے دیتی ہین **فصل تیسری** ضد نکرو اور غور کرو اول سی سوکہ بنیاد ہی

تعزیہ کی اسی بات پر ہی کہ موت و مصیبت مین روئی پیٹتے جسطرح ہو سکی اب دیکہو خدا اور رسول نے اسی وقت مین

تعزیہ بنانی اور مرثیہ گانیکا حکم کیا ہی یا صبر اور اپنی یاد کرنیکو فرمایا ہی قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے اے مسلمانون قوت پکڑو صبر کرنے سے اور نماز سی بیشک اللہ ساتھ ہی صبر کرنیوالون کے **ف**

اس آیت سی معلوم ہوا کہ جب کچہ مشکل اور مصیبت پڑے تو ہمین صبر اور نماز سے قوت پکڑنی کیونکہ بغیر مشکل اور



مجلس کی بیوروز اور ... ثابت ہوئی ہین **سوال** ان دنون مین زینت اور لذت کو ترک کرنا اور صورت غم کی بنا کر بیٹھنا ... کی طرح جیسے بیٹھنا ... **جواب** ترک کرنا زینت کا اور لذت کا اور سوگ دارون کی طرح بیٹھنا اونکا اور ذکر ... مجلس ... ثابت ہین ... بیان کرنی کا **سوال** ... اور مددگار تعزیہ دار کی معتقد ہین

جائز نہیں ہے **سوال** جو شخص کہ مرثیہ اور کتاب پڑھے اور نوحہ خوانی کرے کچھ پیسے بانٹے اور اسکے حق میں کیا حکم ہے **جواب** جو شخص مرثیہ اور کتاب پڑھے اور انہیں احوال غیر واقعی ہو تو موجب

اور مدد کرنا گناہ پر کہ مدد ہوتی ہے گناہ پر یعنی روا نہیں ہے ایسا اسباب اور مکان دینا کیسا ہے **جواب** دوستی کی جہت سے یا اپنا ... کے باعث سے یا ... کے سبب سے یا ہمسایہ یا خاطر سے یا قرابت مقدم میں ایسے

مصیبت کی صبر کی حاجت نہیں اور جو کوئی صبر نکرے اللہ اوسکے ساتھ نہیں اور صبر کرنا ایمان کی نشانی ہے اور صبر عرفی اوسکا نام ہے کہ مصیبت میں آپ کو نوحہ اور زاری سے اور پیٹنے اور گریبان پھاڑنے سے بند کرے اور روکے اور نماز پڑھنی مصیبت میں گویا اللہ کی طرف رجوع اور دعا کرنی ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ دکھ میں ہوتے تھے تو نماز پڑھنے لگتے تھے اور جب حضرت سیبارہ کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہیں بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا تھا حضرت ابراہیم عین اوس مصیبت میں نماز پڑھنے لگے اور وہان حضرت سارہ نے بھی جاکر بادشاہ کے سامنے نماز شروع کر دی اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی بیٹی کی حالت موت سنکر نماز پڑھنے لگے اور مشہور ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام بھی سجدے میں شہید ہوئے اب سمجھو کہ تعزیہ ان دونوں باتوں کی خلاف ہے صبر کی جگہ سر پیٹنا اور چھاتی کوٹنا اور نعش بناکر کوچہ و بازار میں نکالنا اور نماز کی جگہ مرثیے ہیں کہ جس میں تمام بے صبری اور شکایت نال اور سر نکلتے ہیں الغرض معلوم ہوا کہ تعزیے میں سراسر بے صبری ہے کہ جس سے اللہ کا ساتھ چھوٹتا ہے اور پیغمبروں اور اماموں کی طریقے اور خدا کے حکم سے کہ مصیبت میں نماز پڑھ لینا اور صبر کرنا ہے مخالف ہونا پڑتا ہے

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ

اور نہ کہو جو مارا جاوے اللہ کی راہ میں کہ مردے ہیں بلکہ وے زندے ہیں لیکن تمکو خبر نہیں **ف** بدر کی لڑائی کے بعد اصحابہ شہیدوں پر افسوس اور غم کرتے تھے کہ دیکھو فلانے نے اپنی جان دی اور دنیا کی لذت سے محروم ہوا اسو اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کی راہ میں مارا گیا اوسکو مردہ سمجھکر اوسپر افسوس اور ماتم نہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کی پاس زندہ ہے اور اپنی زندگی کا جہان میں کچھ ماتم نہیں کرتا پھر اسکی زندگی پر کیوں ماتم کرے مگر ہان اتنا فرق ہے کہ اسکی زندگی کی تمکو خبر نہیں سو اوس کو یوں سمجھو کہ جیسے کوئی تمہارا بزرگ یا قریب کسی

۲۴

میں ... حدیث شریف ... حدیث شریف ... میں سو ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... علیہ ... الایمانی ... 

روایت ہے ... ابو داود ... شریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ... اور

ولایت و دروشت مین نکل گیا ہو اور تم سنو کہ وہ وہان صحیح سلامت چین مین ہے تو البتہ یہہ
حال سنکر اوسکی سفر کی مصیبت کو یاد کر کے ہرگز ماتم نہ کروگی الغرض اسیطرح امام حسین علیہ السلام کا
حال کہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے سمجھو اور اونکو زندہ جانو جہکر بی صبری کی کام نکرو وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ
الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
اور البتہ ہم آزماوینگی تمکو کچھ ایک ڈر سی اور بہوک سی اور مالونکی اور جانونکی اور میوونکی نقصان سی اور خوشی سنا صبر کرنیوالونکو
کہ جب اونکو پہنچتی کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پہرجانا ہی أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ
مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ایسی لوگ ہین شاباشی ہی اونکی رب کی
اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر ف اس آیت سی بہت فایدی اور حکم بوجہی گئی کہ جب کسی پیغمبر یا امام کا اس
طرح کی مصیبتون مین جو آیت مین مذکور ہوئین گرفتار ہونا معلوم ہوا یا آپ کو بہی مسلمان گرفتار ہو تو اوسکو
اللہ کی آزمایش اور اوس مین صبر کری اور انا للہ پڑہے اور واقعی ہی کہ دوست کی آزمایش مین
خواہ اپنی اوپر ہو خواہ اپنی کسی بزرگ اور قریب پر ماتم اور بی صبری کی کام کرنا نہایت خالی اور
دوستی سی جی چہپانا ہی خصوصاً اوس وقت مین کہ دوست کہکر آزماوی تو اور بہی مضبوطی چاہیئی اور یہی
سبب ہے کہ انبیا اور اولیا پر یہ سب مصیبتین گذرین اور بڑی امنی اور صابر بقضا رہی کسی نے یہہ نہین کیا کہ مصیبت
کی واسطی خواہ اپنی اوپر ہو خواہ اپنی قریب یا بزرگ پر بہی بارہ اور علی بارہ اور امام بارہ بنایا ہو اور
اوس مین تعزیہ رکھکر اور مرثیہ گاکر چہاتی کوٹی اور سر پیٹا ہو اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین بہت
جگہ سی زیادہ صبر کی تعریف کی ہی اور ثواب صبر کرنی کا بی انتہا فرمایا ہی اور ماتم کرنی کا مصیبت مین ایک جگہہ

بہی ذرا سا ثواب نہا اور کسی شے ولی کی واسطی ماتم مخصوص نہین کیا اور حدیث مین آیا ہے کہ صبر نصف
ایمان ہے اور ماتم کو نہین چالیسوان حصہ بہی ایمان کا نکہا اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان
مصیبت مین جزع فزع کی مقام مین اس کلمی کو انا للہ بار بار کہی اللہ اوسکو اچہا بدلا اوس
مصیبت کا دی اور اجر اور ثواب اوسکا ذخیرہ رہی اور رسول خدا نی کہا ہی کہ ہماری امت کو اللہ تعالی
نی چیز دی ہی کہ کسی اگلی امت کو نہین دی وہ کلمہ انا للہ ہی کہ مصیبت کے وقت کہتی ہین اور مسند امام مین
خود حضرت امام علیہ السلام سی روایت ہے کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جب مسلمان کو مصیبت پہنچی اور بعد
مدت کی اوسکو وہ مصیبت یاد آوی اور نئی سر سے پہر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہی تو
اللہ تعالی اوسکو اجر اتنا بخشتا ہی گویا وہ مصیبت ابہی پہنچی الغرض جب مصیبت کیوقت قرآن مین
صبر کرنی اور انا للہ کہنی پر بشارت اور صلوات اور رحمت اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر اور امام کی بہی
قول سی مصیبت مین انا للہ کہنی کا حکم معلوم ہوا تو صاف پہچانا گیا کہ جو اوسکی خلاف بجای صبر اور
انا للہ کی ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ مقرر کری وہ اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے بی نصیب ہے
اور راہ سی گمراہ اور خدا رسول امام کی کہی اور طریقی سی باہر ابے آ مسلمانو جب تمکو حضرت امام کی
مصیبت یاد آوی تو یہی لازم ہی کہ موافق حکم خدا اور رسول اور امام کی صبر کرو اور انا للہ پڑہو بڑی مصیبت
کی بات ہی کہ نہ خدا کا کہنا مانو نہ پیغمبر کا نہ امام کا اور کہانا تو احسان اور دلگیر کا اور بیجائی سی امام کی
محبت کا دعوی کرو قربان اس محبت اور اس اعتقاد کی یہ تو صاف مخالفت اور دشمنی ہی ایسی مخالف کو
محبت کا دعوی کرنا اور اپنی تئین محب اہل بیت مشہور کرنا خلاف واقع اور صریح نادانی ہی محب اونکی وہی لوگ ہین جو
اونکی حکم اور رضا کی باتون کو اور انکی منع سی بچتی ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہو کر بجا لاتے ہین اور جو ایسی ہین اونکی پیروی کرتے

منظور نہین کہتی اور اسی طرح مرثیون سے حدیث مین منع آیا ہی چنانچہ کتاب ابن ماجہ مین یہ حدیث ہی کہ

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِيْ یعنی منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے مرثیون سے اور صبر اوسکا نام ہی نہین کہ آدمی اپنے دل مین کدورت کیسے مکروہ کام کی آنے

اور پاوے تو اوسکو مکروہ نہ جانے کیونکہ یہ امر طاقت بشری سے باہر ہین بلکہ حقیقت صبر کی یہ ہی کہ باوجود کدورت

اور کراہیت طبعی کے خلاف عقل اور شرع سے آپ کو بند رکھی و پیغمبر اور امام سب اسیطرح کا صبر کرتے

آئی ہین اور علین مصیبت کے وقت اپنے تئین خلاف شرع اور عقل سے باز رکھتی اور فقط آنسو جاری ہونا یا

چہرہ متغیر ہونا خلاف شرع اور صبر کے نہین ہے اور صبر یہی سمجھو تو وہی ہے کہ جو اول صدمے کی وقت واقع ہو اور جب

مصیبت گذر گئی ہی پہر اوس وقت ترک شکایت اور جزع فزع صبر مین نہین گنا جاتا بلکہ اوسکو تسلی اور دلاسا

کہتی ہین اور اسی واسطے حکمائی کہا ہی جو کسیکو اس بات کی تکلیف دی جاوے کہ ہمیشہ مصیبت پہ

رویا پیٹا کرین وہ تکلیف بالا یطاق ہی سچ ہی کہ جو کسی بڑے محب اور تعزیہ وار کو یون کہا جاوے کہ ایک مہینہ پہر

متواتر امام کی غم مین رویا کرین منہ کسکا دو روز متواتر نہ رویا جاوے فقال اللّٰہ تعالیٰ وَلَا تَحْسَبَنَّ

الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ اور تو

نہ سمجھ جو لوگ مارے گئی اللہ کی راہ مین مردے ہین بلکہ زندہ ہین اپنی رب کی پاس روزی پاتی ہین فَرِحِيْنَ

بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ خوشی کرتی ہین اوسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنی فضل سے اور خوش ہوتے ہین انکی

طرف سے جو ابھی نہین پہنچے اونکے پیچھے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے اونپر نہ غم ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ شہید لوگ

کہ انکے پیچھے خوشیان کرتی ہین ہرگز اونکو غم اور رنج نہین ہے اور اسیطرح سمجھو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام

بھی نہایت خوش اور بی غم ہونگی کیونکہ وہی بھی اللہ کی راہ مین شہید ہوے ہین الغرض قطع نظر اور باتون کی
اب ماتم کرنا اور تعزیہ بنانا اونکی حال کی بھی خلاف ہی اور اون کی ضد کہ وہی خوش اور بی غم ہین اور
تم اونکی لئی ماتم کرتی ہو اور ایسی وقت مین اگلی مصیبت کو یاد کر کر ماتم کرنا ویسی بات ہی جیسی کوئی کسی
کا دوست چوتھی تاریخ رجب کی کچھ بیمار رہا ہو یا ایذا پائی ہو اور بعد تھوڑی دنکی اوسکو غسل صحت حاصل ہو
اور سب طرحکی نعمتین کہانی پینی لگی اور کوئی درد و غم باقی نہ ہو اور نہایت چین اور خوشی مین ہو پھر رجب
کی چوتھی تاریخ آوی کوئی شخص اگلی بیماری اور درد کو یاد کر کر ماتم کرنی لگی ماتم کرنی ہر چند اوسکو لوگ
سمجھاوین کہ اب آپ چھی اور بہت خوش ہین اور کسی طرحکا درد و غم نہین وہ شخص سمجھائی نہ سمجھی اور کہی اچھی اور بی
غم مین تو کیا ہوا اون اور تاریخ تو وہی ہی بھلا ایسی شخص کو کیا کہو گی آخر یہی کہو گی کہ یہ شخص یا دشمن ہے یا سودائی
جو خوشی کی وقت واہی تباہی باتین کرتا ہی یہ مخالف کا کام ہی موافق سی ایسا ہرگز نہو گا دوست جو شخص ہو
تو خوشی کیجیی اور سکو جو غم ہو تو جان جیجی وقال اللّٰہ تعالیٰ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کر کر تو اوسکی سزا دوزخ ہی اوسی مین پڑا رہی اور اللہ نے اوس پر غضب کیا
اور اوسکو لعنت کی اور اوسکی واسطی تیار کیا ہے عذاب **ف** یہان سے پوچھا گیا کہ یزید اور جو کوئی امام حسین کی
قتل مین راضی اور شریک تہی اسکی غضب اور لعنت اور عذاب مین ہونگی اور انکی روحین نہایت رنج اور غم
مین گرفتار ہونگی اور ان کو سوائی غم کی خوشی کا نشان نہ ہو گا غرض اب جو کوئی یزید اور اوسکی ساتھیون کا
دوست اور غمخوار رہا اور اونکو غم اور مصیبت مین دیکھ نہ سکی تو وہ ماتم داری مین یزید کی موافقت کری
اور جو سنی صحل کی ساتھ کیا تہا یہ نقل کی ساتھ کرنی لگی سو اب ماتم کرنا اوسی حال کی موافق ہی

بدعت کو نیک سمجھنا ہے اور نزدیک خدا تعالیٰ جل شانہ کی اوس میں جاننا ہے پس صاحب اس بدعت کا خارج اسلام کے سے ہے چنانچہ ثابت ہوتا ہے

۲۸

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یقبل اللّٰہ لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا

بخلاف وقت وقوع واقعہ کی کہ دشمن خویش موجود تھی اور اہلبیت دررنج و مصیبت تازہ میں پھنسے
تھی اوسوقت غمناک ہونا مقتضائی محبت اور بشریت ہی اور جب حادثہ ہوگزر گیا اور مقدمہ بعکس ہوا
کہ دشمن پکڑی گئی اور دوست سرافراز ہوئی پھر ماتم اور مرثیہ دشمنون کی زیب ہے خدا دوستونکو خوش
رکھی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ صَدَقَ اللّٰہُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ اللہ تعالی فرماتا ہی تو کہہ سچ فرمایا اللہ نے اب تابع ہو جاو ابراہیم کی ملت کی جو ایکطرف کا تھا اور نہ تھا
شرک کرنی والون مین **ف** اس آیت سی ثابت ہی کہ ہماری دین مین ملت ابراہیم کی تابعداری
فرض ہی اور حضرت ابراہیم کی ملت میں بہت چیزین ہین اونمین سے یہ بھی ہی کہ موت تو ناشانا اور اپنی
قریب اور دوست کی موت مین صبر کرنا اور جزع اور فزع شیون نوحی سی دور رہنا سو تعزیہ داری مین سب
باتین اوسکی برعکس ہین یہ باتین عین موت کی وقت نہ چاہئین چہ جاے سیکڑون برسون کی بعد ہر سال
کرنا اور دوسری آیت مین خدا فرماتا ہی وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ
اوسکون پسند نرکھی ملت ابراہیم کو مگر جو بی وقوف ہو اپنی جی سی اور صحیح بخاری او مسلم مین یہ حدیث ہی کہ پیغمبر خدا
نی فرمایا مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو کوئی نئی بات
نکالی ہماری دین مین جو اوس مین نہو وہ مردود ہے **ف** اس حدیث سی ثابت ہوا کہ جو کوئی پیغمبر کی
دین کی کامون مین کہ مقرر کرنا احکام شرع کا اپنی طرفسی کوئی نئی بات مقرر کری کہ جسکی اصل بہی دین مین
ثابت ہو اور اپنی طرفسی ثواب اور عذاب کسی کام مین ٹھہراوے تو وہ چیز مردود ہے اب تعزیہ مین دیکھو اور سوچو یہی
بات موجود ہی اول تعزیہ بنانا نئی بات دین مین ہے کسی پیغمبر یا امام شہید ہونی مرنی سی شرع مین
تعزیہ یا شدہ یا چبوترہ اور کچھ سوا اوسکی بنانا نہین آیا اور یہ باتین تعزئی کی لئی مقرر کین ہین

جو شخص کہ صاحب بدعت کا کام ہے ... چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ

وے باتین اون کی سچی قبر وغیرہ کی درست نہین صد جا جھوٹی تہمتون پر وہ ٹھہرے کہ تعزیہ بنانا دین کے
کام مین گنتی ہین اونکے بنانیوالون کو ثواب اور تعریف ٹھہراتی ہین اور جو کوئی اوسکو برا جانکر
نہ کرے تو اوسکو امام حسین کا دشمن بتاتی ہین اور طعن اور ملامت کرتی ہین اور ایسا طعن اور ملامت
سوائے پیغمبر خدا کی بتائی کسی کام مین اپنی طرف سے کرنا درست نہین ہے پھر اصل اس تعزیہ کو دین مین
بھی ثابت نہین بلکہ منع ہونا ایسی چیز کا حدیثون مین آیا ہے غرض جب معلوم کر چکے کہ تعزیے مین بے
باتین جمع ہین تو رسول خدا سے ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مردود ہے اور حدیث مشکوۃ شریف مین ہے
مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِیْنَ یعنی جو کوئی جیتا رہا تم مین سے میرے پیچھے سو وہ دیکھیگا بہت اختلاف دینی باتون مین پس لازم
کرلو تم اپنے اوپر پیغمبر اور میرے خلیفونکی سنت جو رشد والے ہین اور راہ پائے ہین وَعَضُّوْا عَلَیْھَا
بِالنَّوَاجِذِ اور مضبوط پکڑو اس سنت کو دانتون سے وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ
بچائے رکھو آپکو نئی کامون سے فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ بیشک ہر نئی بات دین مین ٹھہرائی گئی
سو بدعت ہے وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اور جو بدعت ہے گمراہی ہے ف مسلمانون کو لازم ہے کہ دین مین اپنے
طرف سے کوئی نئی بات نہ نکالی اور دوسرے کی ایجاد پر عمل کرے اور تعزیہ بنانا بیشک بدعت ہے پیغمبر اور امام کی
پیچھے یہان اہل بدعت نے ایجاد کیا ہے پیغمبر اور انکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت گمراہی مین
داخل ہے اب اہل سنت کو چاہیے کہ ایسے کامون مین اپنے نام کا پاس کرین بڑے شرم اور حیف کی بات ہے
کہ اہل سنت ہو کر اہل بدعت کی کام کرو برائے خدا اپنی ناموس مین بٹا نہ لگاؤ اور ایسی بدعت کو دل سے
بھلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقے پر چلاؤ مثل ہے کہ جس کا کھائے اوسکا گائے اور حضرت نے

فرمایا ہی وَمَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ جو کوئی تعظیم اور بزرگی
کری بدعت والیکی پس وہ مدد کرتا ہی اسلام کی ویران کرنی پر ف اب ذرا عقل صحیح سی سمجھو کہ جب اہل
بدعت کی عزت کرنی مین یہ خرابی لازم ہو تو پھر جو شخص خود بدعتی ہو اوس کا کیا حال ہوگا اور علما نی
لکھا ہی کہ بدعت کا رتبہ فسق سی زیادہ بدتر ہی کیونکہ فاسق فسق کو گناہ جانتا ہی اور توبہ اوس سے
واجب سمجھتا ہی بخلاف اہل بدعت کی کہ بدعت کو اپنی اعتقاد اور گمان مین نیک جانتا ہی اور اوس پر اصرار
کرتا ہی اوسمین توبہ کا کیا دخل او رہم تمسی پوچھتی ہین کہ تم تعزیہ بنانا برا جانتی ہو یا بھلا اگر برا جانتی ہو
تو بلی پوچھی چھوڑ دو اور جو نیک جانتی ہو تو جو شخص بدعت کو نیک سمجھی اور اوس مین اللہ کی
نزدیکی جانی وہ شخص اسلام سی خارج ہی چنانچہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوةً وَلَا
صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا
يَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ یہ حدیث کتاب ابن ماجہ مین لکھی ہی یعنی قبول نہین کرتا خدا بدعت
والیکا روزہ نہ نماز اور نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض اور وہ خارج ہوتا ہی اسلام سی جیسی خارج
ہوتا ہی بال گوندھی آٹی سی ف اب ذرا خدا سی ڈرو اور بدعت نہ کرو کہ اوس زیادہ کیا بدبختی ہے
بدعت کرنی مین دین و دنیا دونون کا نقصان ہے محنت برباد گناہ لازم اور تفسیر در منثور کہ تصنیف علامہ
جلال الدین سیوطی کی ہی اوس مین یہ حدیث ہے مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ یعنی جس نے
زیارت کی ایسی قبر کی جسمین کوئی گڑا نہو پس وہ ملعون ہے اور شرح برزخ مین روایت ہے طبرانی و بیہقی او ترمذی سے
مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ یعنی جسنی زیارت کی خالی قبر کی گویا عبادت کی

محل نجاست باطنی ہی اوسکا دور کرنا مناسب اور لازم ہے چھپانا سے قرآن اور درود پڑھنا اور حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے ... یہ حدیث مشکوۃ شریف مین ہے رسول خدا فرماتے ہین کہ مین بیزار ہون اوس شخص سے جو سر کی بال نوچے پیٹے ...

ماتم داری کی بنیاد نکالی ہوئی ہی مختار ثقفی کی کہ وہ مردود نافرجام امام کی نام سی لوگون کو
اپنی دام مین لاکر چاہتا تہا کہ سلطنت حاصل کری اور حقیقت مین اوسکو امام سی کچھ کام نہ تہا کسواسطے
کہ وہ بہیا ور پردہ آپ نبوت کا دعوی کرتا تہا کہ میری پاس جبرئیل آتی ہین اور اصل مین یہ رسمین
مجوسیونکی ہین کہ وی اپنی بزرگون کی مصیبت مین ماتم داری اور نوحہ زاری کرتی ہین اور نیلی کپڑی پہنتی
ہین اور نصارا کا بہی معمول ہی کہ جب اون کی یہان کوئی مرتی تو سیاہ لباس پہنتی ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام
کی تشکل سولی پر جو کہ جسکو صلیبا کہتی ہین وی بناتی ہین اور اوسکو دیکہکر حضرت عیسی کی واقعہ پر غم اور رنج
کرین گویا یہ تعزیہ ہی کہ اپنی پیغمبر کے غم اور مصیبت کو یاد کرنیکی واسطی یہ صورت مقرر کی ہی مسلمانون کو
لازم ہی کہ مشابہت کفار سی آپ کو بچاوین اور انکی کام آپ نہ کرین کیونکہ حدیث مین آیا ہی جس قوم
کی مشابہت پکڑی وہ اسی قوم سی ہی اب مسلمانو تمہاری خدمتمین یہ عرض ہے کہ جب تم ایسی کامون کی مناہی اور
تعزیہ کی برائی سب طرح سی دریافت کر چکی تو اب تمکو لازم ہی اور فرض ہے کہ بدعت اور گمراہی سی باز آو اور یہ
دو خرابی ہین اول دنیا مین ہر سال ناحق مال خراب کرتی اور ریا اور فساد رہی سیکہ چکی دوسری بعد مرنی کی
شرع کی مخالفت کی سبب اپنی عاقبت کو تباہ نکروگی اور اسکا خیال نکرنا کہ اگر ہم یہ باتین بدعت
کی چہوڑ دینگی تو لوگ ہمپر طعن اور بہتان کرینگی اور برادری کی نادان لوگ لڑینگی بہلا جب اللہ اور رسول اور امام
خلقت کی طعن اور ملامت سی نہ بچی تو تم مسلمان بیچاری خلق کی زبان سی کب سلامت رہوگی خدا اور رسول کے
رضامندی پر نظر رکہا چاہئے اور اونکی ناخوش ہونی اور ناپسند کرنی سی ڈرنا کہ کہی آخر دنیا چہوڑنا ہی اور ایسی
مالک اور خالق ہی کو منہہ دکہانا ہی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي
فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ یعنی جو کوئی چنگل مارے اور عمل کرے میری سنت پر میری امت کی فساد کی وقت

ثواب سو شہید کا عطا کرتا ہے اب سمجھو کہ جب ایک شہید کو اسقدر کا عظیم ثواب ہے تو سو شہیدوں کا ثواب ایسی باتوں پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار اور